سوال

(319) سجدہ کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی سجدہ کے لیے جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے یا ہاتھ، اور گھٹنے اس کے بعد؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرنے لگے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، چاہئے کہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھے۔'' (سنن الترمذی، کتاب ابواب الصلاۃ، باب م جاء فی وضع الرکبتین (باب منہ)، حدیث؛269۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیہ، حدیث: 840 و سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب اول ما یصل الی الارض من الانسان، حدیث: 1092)

اس حدیث کے بارے میں کچھ حضرات کا خیال ہے کہ اس کے الفاظ آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ یعنی راوی نے یوں کہنا چاہا تھا کہ (ولیضع رکبتیہ قبل یدیہ) "چاہئے کہ وہ اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھے۔" کیونکہ اونٹ جب بیٹھتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں کے بل پر ہی بیٹھتا ہے اور اس کے گھٹنے اس کے ہاتھوں ہی میں ہوتے ہیں، نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں، اور اونٹ اور انسان میں اس طرح سے فرق ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جب تم میں سے کوئی سجدہ کرنے لگے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے۔" مفہوم واضح ہے کہ نمازی اپنے گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے بلکہ چاہئے کہ نمازی پہلے اپنے ہاتھ رکھے اس کے بعد اپنے گھٹنے ٹکائے۔

اس حدیث کے برخلاف دوسرے حضرات کی دلیل بھی سنن ابی داود وغیرہ میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے تو آپ اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ، حدیث: 838۔ سنن الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود، حدیث: 268 و سنن النسائی، کتاب صفۃ الصلاۃ، باب اول ما یصل الارض من الانسان فی سجودہ، حدیث: 1089) مگر یہ حدیث شریک بن عبداللہ القاضی کی سند سے مروی ہے جو اگرچہ ''صادق'' ہے مگر علمائے حدیث کا

اتفاق ہے کہ یہ 'سیئ الحفظ' بھی ہے (یعنی کمزور حافظے والا ہے)۔ یہی وجہ ہے کہ امام مسلم جب اس کی کوئی روایت لاتے ہیں تو کسی دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر لاتے ہیں، اور اس میں ان کا اشارہ یہ ہے کہ جب یہ اکیلا ہو تو حجت نہیں ہے، لہذا یہ حدیث ضعیف ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 271

محدث فتویٰ